کتب خانہ میر محمد اسحاق صاحب مرحوم
دار الامان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

بدر

قادیان

شیر خریدہ

سرپرستان۔ محافین۔ عام۔ طلباء ۲ عدد

نمبر ۵ - ۵ - ۵ -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

جلد ۲۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ رجون ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۲

اتمام الحجّۃ علی المخالفین

دعوت مقابلہ چہل روزہ

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

گرچہ ہر کس زدہ لاف بیانی دارد!
صادق آنست کہ از صدق نشانی دارد

ہمارے اشتہارات گذشتہ کے پڑھنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے اس سے پہلے یہ اشتہار دیا تھا کہ جو معزز آریہ صاحب یا پادری صاحب یا کوئی اَور صاحب مخالف اسلام ہیں اگر ان میں سے کوئی صاحب ایک سال تک قادیان میں ہمارے پاس آکر ٹھہرے تو درصورت نہ دیکھنے کسی آسمانی نشان کے چوبیس ۲۴ سو روپیہ انعام پائیگا مستحق ہوگا۔ سو ہر چند ہم نے تمام ہندوستان و پنجاب کے پادری صاحبان و آریہ صاحبان کی خدمت میں اسی مضمون کے خط رجسٹری کرا کر بھیجے مگر کوئی صاحب قادیان میں تشریف نہ لائے۔ بلکہ منشی اندرمن صاحب کے لئے تو مبلغ چوبیس سو روپیہ نقد لاہور میں بھیجا گیا۔ تو وہ کنارہ کرکے فرید کوٹ کی طرف چلے گئے۔ ہاں ایک صاحب پنڈت لیکھرام نام پشاوری قادیان میں ضرور آئے تھے۔ اور ان کو بار بار کہا گیا کہ اپنی حیثیت کے موافق بلکہ اس تنخواہ سے دوچند جو پشاور میں نوکری کی حالت میں پاتے تھے۔ ہم سے بحساب ماہواری لینا کرکے ایک سال تک ٹھہرو۔ اور اخیر پر یہ بھی کہا گیا کہ اگر ایک سال تک منظور نہیں۔ تو چھ ماہ تک ہی ٹھہرو۔ تو انہوں نے ان دونوں صورتوں میں سے کسی صورت کو منظور نہیں کیا۔ اور خلاف واقعہ سراسر دروغ بے فروغ اشتہارات چھپوائے، سو ان کے لئے تو رسالہ سرمہ چشم آریہ میں دوبارہ بھی چالیس دن تک اس جگہ رہنے کا پیغام تحریر کیا گیا ہے۔ ناظرین اس کو پڑھ لیں۔ لیکن یہ اشتہار اتمام حجّت کی غرض سے بمقابل منشی جیون داس صاحب جو سب آریوں کی نسبت شریف اور سلیم الطبع معلوم ہوتے ہیں۔ اور لالہ مُرلیدھر صاحب ڈرائینگ ماسٹر ہوشیارپور جو وہ بھی میری دانست میں آریوں میں سے غنیمت ہیں۔ اور منشی اندرمن صاحب مراد آبادی جو گویا دوسرا مصرعہ سورستی صاحب کا ہیں۔ اور مسٹر عبداللہ آتھم صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رئیس امرت سر جو حضرات عیسائیوں میں سے شریف اور سلیم المزاج آدمی ہیں۔ اور پادری عماد الدین لاہز صاحب امرتسری اور پادری ٹھاکرداس صاحب مؤلف کتاب اظہارِ عیسوی شائع کیا جاتا ہے کہ اب ہم بجائے ایک سال کے صرف چالیس روز اس شرط سے مقرر کرتے ہیں۔ کہ جو صاحب آزمایش و مقابلہ کرنا چاہیں وہ برابر چالیس دن تک ہمارے پاس قادیان میں یا جس جگہ اپنی مرضی سے ہمیں رہنے کا اتفاق ہو رہیں۔ اور برابر حاضر رہیں۔ پس اس عرصہ میں اگر ہم کوئی امر پیشگوئی جو خارق عادت ہو پیش نہ کریں۔ یا پیش تو کریں۔ مگر بوقت ظہور وہ جھوٹا نکلے یا وہ جھوٹا تو نہ ہو۔ مگر اسی طرح صاحب ممتحن اس کا مقابلہ کرکے دکھلا دیں۔ تو مبلغ پانسو روپیہ نقد بحالت مغلوب ہونے کے اُسی وقت بلا توقف ان کو دیا جائے گا۔ لیکن اگر وہ پیشگوئی وغیرہ بپایہ صداقت پہنچ گئی۔ تو صاحب مقابل کو بشرفِ اسلام مشرف ہونا پڑے گا اور یہ بات نہایت ضروری قابل یاد داشت ہے۔ کہ پیشگوئیوں میں صرف زبانی طور پر نکتہ چینی کرنا یا اپنی طرف سے شرائط لگانا ناجائز اور غیر مسلّم ہوگا۔ بلکہ سیدھا راہ شناخت پیشگوئی کا یہی قرار دیا جائیگا کہ اگر وہ پیشگوئی صاحب مقابل کی رائے میں کچھ ضعف یا شک رکھتی ہے یا ان کی نظر میں قیافہ وغیرہ سے مشابہ ہے۔ تو اسی عرصہ چالیس روز میں وہ بھی ایسی پیشگوئی ایسے ہی ثبوت سے ظاہر کرکے دکھلا دیں۔ اور اگر مقابلہ سے عاجز رہیں۔ تو پھر حجت ان پر تمام ہوگی۔ اور بحالت سچے نکلنے پیشگوئی کے بہرحال انہیں مسلمان ہونا پڑے گا۔ اور یہ تحریریں پہلے سے جانبین میں تحریر ہو کر انعقاد پا جائیں گی چنانچہ اس رسالہ کے شائع ہونے کے وقت سے یعنے ۲۰ ستمبر ۱۸۸۶ء سے ٹھیک تین ماہ کی مہلت صاحبان موصوف کو دی جاتی ہے۔ اگر اس عرصہ میں ان کی طرف سے اس مقابلہ کے لئے کوئی منصفانہ تحریک نہ ہوئی تو یہ سمجھا جائے گا۔ کہ وہ گریز کر گئے۔"

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ (تبلیغ رسالت)

تیسری دفعہ اطلاع

جن احباب نے فاروق کے وی پی واپس کئے ہیں وہ براہ مہربانی اپنا اپنا چندہ معہ خرچ وی پی واپس شدہ بذریعہ منی آرڈر یا بوساطت محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان ارسال کر دیں۔ یا اطلاع دیں کہ وہ کب تک بھیجدینگے۔ ورنہ جون کے پہلے ہفتہ میں ان کے نام مکرر وی پی ارسال ہوگا۔ جس کو وصول کرنا ان کا اخلاقی اور مذہبی فرض ہے۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مشن

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان

موجودہ مسلمانوں کی یہودیوں سے مماثلت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے جہاں اور بہت سے دلائل ہیں۔ جن کا دشمن انکار نہیں کر سکتا۔ من جملہ ان کے ایک یہ بھی ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کی پیشگوئی لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذرعا بذراع کے ماتحت آپ کے مخالفین یعنے غیر احمدیوں میں تمام وہ عقائد باطلہ خصائل رذیلہ اور عادات قبیحہ جو حضرت مسیح علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت کے یہود میں پائی جاتی تھیں موجود ہیں۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح اس وقت کے یہود اللہ تعالیٰ کے مقدس انبیاء کے مقابل غلطی پر تھے۔ اسی طرح یہ لوگ بھی خدا کے برگزیدہ مسیح موعودؑ کے مقابل غلطی پر ہیں۔ اور حضور علیہ السلام ان گذشتہ انبیاء کی طرح مثیل یہود کے مقابل پر اپنے تمام دعاوی میں صادق ہیں۔ وہ باتیں جن میں غیر احمدی یہود کے ساتھ متفق ہیں۔ بطور اختصار یہ ہیں۔

---

(۱) اللہ تعالیٰ یہود کی مذمت اور بری عادات کا ذکر فرماتا ہوا قرآن کریم کے پارہ اول میں فرماتا ہے

وضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ وباءو بغضب من اللہ ذالک بانھم کانوا یکفرون بایات اللہ ویقتلون النبیین بغیر الحق ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون۔

یعنے یہودیوں پر ذلت اور مسکنت ڈالی گئی۔ اور ان کو تمام دنیا میں ذلیل و رسوا کیا گیا۔ اور انجام کار بجائے اس کے کہ وہ خدا کی رحمت یعنی انبیاء کو قبول کرتے وہ خدا تعالیٰ کا غضب لے کر لوٹے۔ اور اس کی ناراضگی کا موجب ہوئے۔ یہ اس واسطے ہوا۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا اور ان بینہ معجزات کا جو انبیاء لے کر آئے تھے۔ انکار کیا۔ اور ان کی مخالفت کی۔ حتیٰ کہ بعض کو قتل کرنے سے بھی باز نہ رہے اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے ان برے فعلوں کی وجہ سے ان کو علاوہ آخرۃ کے اس دنیا میں بھی ذلیل و خوار کیا۔ اور دنیا میں بھی ان کو ان کے قصور کی سزا دی یہ اس لئے ہوا تا شاید قیامت سے پہلے پہلے مخالف ہو کر راہ راست اختیار کر لیں۔ مگر انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔

فی زمانہ بھی ضروری تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے ماتحت مسلمانوں کے ساتھ بھی ایسے واقعات پیش آتے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور جب خدا تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اس دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا تو بجائے اس کے کہ مسلمان خدائی اس نعمت عظمیٰ کا بخوشی خیر مقدم کرتے انہوں نے یہود کی طرح اس نبی کی مخالفت شروع کر دی۔ اس خدا کے پیارے مسیح موعودؑ نے بہت سے معجزات دکھائے پیشگوئیاں کیں جو اپنے اوقات پر کامل طور پر پوری ہوئیں۔ لیکن ان لوگوں نے انکار کیا۔ اور آیات اللہ کی تکذیب پر کھڑے ہو گئے۔ اور پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ جس طرح یہودیوں نے بعض انبیاء کو قتل کیا۔ اور خصوصاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے سے بھی باز نہ رہے۔ انہوں نے بھی اس خدا کے مقدس رسول پر قتل کا الزام لگایا۔ اور ایک خاص سازش کے ماتحت ایک شخص عبدالحمید کو ایک جھوٹی گواہی دینے پر آمادہ کیا۔ کہ تم حضورؑ کے متعلق عدالت میں یہ کہنا کہ مجھ کو مرزا صاحبؑ نے ڈاکٹر مارٹن کلارک کے قتل کے لئے گورداسپور بھیجا تھا۔ اور دوسرے طرف یہ مقدمہ عدالت میں دائر کر دیا۔ کہ مرزا صاحبؑ نے ڈاکٹر مارٹن کلارک کو قتل کرنے کے لئے فلاں آدمی بھیجا تھا تا جرم ثابت ہونے کے بعد گورنمنٹ آپ کو پھانسی کی سزا دے۔ اور پھر ہم "یہود کی طرح" شور مچا دیں کہ معاذ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لعنت کی موت مرے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان مثیل یہود کی سازش سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلے سے خبر دے دی کہ تو بری کیا جائے گا۔ اور اس سازش کے بدانجام سے حضورؑ کو محفوظ رکھا۔ اور ایسا ہونا ضروری تھا چنانچہ حضور فرماتے ہیں "یہ انجام کار انہیں لوگوں کو ذلت اٹھانی پڑی۔ حتیٰ کہ ان کے بعض اکابر عدالت میں ہی عبرت ناک طور پر رسوا کئے گئے۔"

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے اس برے اقدام کی وجہ سے مسلمانوں پر ایسی مسکنت اور ذلت ڈالی کہ آج دنیا کی ہر قوم کے آگے مسلمان سرنگوں ہیں۔ اور یہ لوگ دن بدن دینی دنیاوی۔ سیاسی مالی۔ اقتصادی۔ غرضیکہ ہر حالت میں ترقی معکوس کر رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اس لئے کیا۔ تا مثیل مسیح کے مقابل پر ان کا مثیل یہود ہونا ثابت ہو۔

---

(۲) یہودیوں کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے یحرفون الکلم عن مواضعہ کہ جو بات کتاب اللہ میں سے ان کے مطلب کی اور ان کے اعمال کی مؤید نہیں ہوتی اس کو بدل ڈالتے ہیں۔ یا اس کو کتاب سے خارج کر دیتے ہیں:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج مسلمانوں میں اور بالخصوص اہلحدیث کے اکابرین میں یہ عیب پایا جاتا ہے۔ اور یہ لوگ بھی جب احمدیت کے دلائل سے تنگ آجاتے ہیں۔ تو احادیث اور دیگر کتب میں سے وہ حوالے جو احمدیت کی تائید میں ہم پیش کرتے ہیں۔ ہمارے اعتراضات سے ڈر کر یا بدل دیتے ہیں۔ یا خارج کر دیتے ہیں۔ اس کے متعلق مفصل مضمون پہلے شائع ہو چکا ہے۔ بعض مزید حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

(الف) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنی عمر کے متعلق الہام ہے "ثمانین حولاً او قریباً من ذالک" حضور الہام کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ "جو الفاظ عمر کے متعلق ہیں وہ چوہتر اور چھیاسی سال کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں" براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ صـ۹ چنانچہ حضورؑ ۷۶ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ لیکن بعض غیر احمدی اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر اعتراض کرتے ہیں۔ جس کی تردید میں علاوہ دیگر جوابات کے مولوی ثناء اللہ صاحب کی کتاب تفسیر ثنائی کا ایک حوالہ بھی پیش کیا جاتا ہے۔ جو یہ ہے۔ "جو شخص ستر برس سے متجاوز ہو۔ جیسے خود بدولت مرزا صاحب بھی ہیں" تفسیر ثنائی مطبوعہ ۱۸۹۹ء صـ۱۰۴ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر ۱۸۹۹ء میں ۷۰ برس سے زیادہ تھی۔ اور ۱۹۰۸ء یعنی ۹ سال بعد آپ فوت ہوئے ہیں۔ جس حساب سے آپ کی عمر ۷۹ سال سے زیادہ ثابت ہوتی ہے۔ اور غیر احمدیوں کا اعتراض باطل ہو جاتا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کے جواب سے عاجز آجانے پر تفسیر ثنائی طبع ثانی میں اس کو خارج کرتے ہوئے یہودیانہ تحریف کا ثبوت دیا ہے۔

(ب) مشکوٰۃ باب مناقب عمر میں ایک حدیث ہے۔ لو کان بعدی نبیٌ لکان عمر اس سے غیر احمدی ختم نبوت کا استدلال کرتے ہیں۔ ہم اس کے متعلق یہ جواب دیا کرتے ہیں۔ کہ اس کے آگے لکھا ہے ھٰذا حدیث غریبٌ یعنی یہ حدیث ضعیف ہے اور لفظ "غریب" پر جو حاشیہ ہے۔ اس کو بھی پیش کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ وفی بعض المطرق ھٰذا الحدیث لو لم ابعث لبعثت یا عمر" یعنے یہ حدیث ایک اور طریق سے بھی بیان ہوئی ہے۔ اور وہ اس طرح پر کہ اے عمر اگر میں نہ مبعوث ہوتا تو پھر تجھے مبعوث کیا جاتا۔ اس حاشیئے کو آجکل کی مشکوٰۃ سے جو ۱۹۳۲ء مطبع نور محمد مالک اصح المطابع میں شائع ہوئی ہے۔ نکال دیا گیا ہے۔ اور حاشیئے کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے۔ پھر اسی مشکوٰۃ میں ایک باب خاتم النبوت میں لفظ خاتم پر ایک حاشیہ تھا۔ جو ہم پیش کیا کرتے تھے۔ نکال کر یہودیانہ تحریف کا ثبوت دیا گیا ہے۔

---

(۳) آنحضرت صلعم علیہ وسلم کا یہودیوں نے جب دیدہ دانستہ انکار کیا۔ تو حضورؐ نے فرمایا اچھا اگر تم کسی طرح سے بھی حق کو قبول نہیں کرتے۔ اور اگر تمہارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ ہم اولیاء اللہ ہیں اور میں جھوٹا ہوں تو پھر تم مجھ سے مباہلہ کر لو۔ جو ہم میں سے کاذب ہوگا۔ خدا اس کو خود سمیٹ لے گا۔ لیکن آپ کی پیشگوئی کے مطابق کوئی بھی مقابل پر نہ آیا۔

فی زمانہ ثیل یہود نے بھی بروز محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا۔ اور اس کے مقابل پر اولیاء اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس نے بھی سنت رسولؐ پر عمل کرتے ہوئے ان کو مباہلہ کے لئے بلایا۔ مگر یہود کی طرح کسی کو مباہلہ کے لئے مقابل پر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور جس نے جرأت کی اس نے منہ کی کھائی اور عذاب الٰہی سے بچ نہ سکا اور ہلاک ہو کر آئندہ نسلوں کے لئے مثیل یہود ہونے کا ثبوت چھوڑ گیا۔

---

(۴) یہود کے ایک فریق کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "انّ فریقاً منھم لیکتمون الحق وھم یعلمون" یہودیوں کے عالم آنحضرت صلعم کی صداقت کو چھپاتے تھے۔ حالانکہ دل اس بات کو مانتے تھے۔ کہ یہ نبی تورات کی پیشگوئی کے ماتحت آیا ہے۔ اور سچا ہے اسی طرح مسلمانوں کے علماء بھی علماء ھم شرٌ من تحت علیم السماء کی پیشگوئی پورا کرتے ہوئے باوجود جاننے کے کہ عیسےٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں۔ اور آنحضرت صلعم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہیں۔ حق کا انکار کرتے اور کرواتے ہیں ؎

دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

---

(۵) ایک اور جگہ یہودیوں کے متعلق خدا فرماتا ہے یتبعون ما تشابہ کہ وہ محکمات کی طرف رجوع نہیں کرتے اور متشابہات کی پیروی کرتے ہیں۔ اور ان پر اعتراضات کرنے شروع کر دیتے ہیں۔ آجکل غیر احمدی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان معجزات نشانات اور پیشگوئیوں کا انکار نہیں کرتے۔ جو محکمات میں داخل ہیں۔ لیکن جن باتوں پر بادی النظر میں لوگوں کے نزدیک کسی قدر اعتراض کی گنجائش ہے۔ اور وہ متشابہات میں سے ہیں۔ ان پر بے جا اعتراض کئے جاتے ہیں۔ اور محکمات کی طرف بالکل رجوع نہیں کرتے۔

---

(۶) خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ مثل الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارًا کہ یہودیوں کے عالموں کی مثال ایک گدھے کی سی ہے جس پر بہت سا بوجھ لاد دیا جائے۔ جس طرح گدھا اس بوجھ سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اسی طرح یہ لوگ بھی اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھاتے ہوئے صداقت کو قبول نہیں کرتے۔ اور نہ دوسروں کو سچ بات بتاتے ہیں۔ اور اگر کبھی کچھ نصیحت وغیرہ کرتے بھی ہیں۔ تو اپنے آپ کو اس سے مستثنےٰ سمجھتے ہیں۔ فی زمانہ غیر احمدی علماء کا بھی بالکل یہی حال ہے۔ جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

---

(۷) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہود باوجود تورات میں حرام ہونے کے سُود لیتے ہیں۔ اور جُوا کھیلتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وغیرہ وغیرہ۔ غیر احمدیوں میں سے اکثر باوجود قرآن کریم میں سختی کے ساتھ منع ہونے کے شراب پیتے ہیں۔ جوا کھیلتے ہیں۔ اور سود لیتے ہیں۔ اور یہ تینوں وصف یہود سے بڑھ کر غیر احمدیوں میں پائے جاتے ہیں۔

---

(۸) اہل کتاب کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم" کہ اے اہل کتاب اپنے مذہب میں غلو نہ کرو۔ اس فعل کا ارتکاب بھی یہود سے بڑھ کر غیر احمدی کر رہے ہیں۔ انہوں نے یا تو اسلام کے بعض احکام کا سرے سے انکار کر دیا ہے۔ اور کتاب الحیل جیسی کتب کے ذریعے سے اپنے بچاؤ کی صورتیں نکالی ہیں۔ اور یا پھر بعض احکام میں اتنے غلو سے کام لیا ہے کہ یہود کو بھی مات کر دیا۔ حالانکہ قرآن کریم میں افراط و تفریط دونوں سے منع کیا گیا ہے۔ اور جس طرح یہود نے یا عیسائیوں نے اپنے انبیاء کے درجے میں غلو سے کام لیا۔ اسی طرح ان موجودہ مسلمانوں نے بھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے رتبے میں اتنا غلو کیا کہ اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی نعوذ باللہ بڑھ کر درجہ دے دیا۔

---

(۹) ایک خاص مماثلت جو قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ یہودیوں میں بعض منافق طبع لوگ بھی تھے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے پاس آکر تو کہتے تھے۔ امنا ہم ایمان لائے۔ اور اپنے ساتھیوں کے پاس جا کر اسلام کی تباہی کے سامان کرتے تھے۔ آج بھی بہت سی ایسی مثالیں موجود ہیں جو ہمارے پاس آکر کہتے ہیں۔ ہم احمدی ہونا چاہتے ہیں یا احمدی ہیں۔ اور درحقیقت وہ احمدی نہیں ہوتے بلکہ جاسوسی وغیرہ کے لئے آتے ہیں۔ آجکل احراری فتنے میں کئی ایک منافق ظاہر ہو کر مسلمانوں کا مثیل یہود ہونا ثابت کر چکے ہیں۔

---

(۱۰) قرآن کریم کے بعد جب ہم حدیث کو اٹھا کر دیکھتے ہیں۔ تو اس میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہود اور نصاریٰ پر لعنت بھیجی ہے۔ اس واسطے کہ انہوں نے اپنے انبیاء و اولیاء کی قبروں کو مسجدیں اور عبادتگاہیں بنا لیا ہے۔ اور حقیقی معبدوں کو چھوڑ دیا ہے۔ اس حدیث کے مصداق بھی آج مسلمان ہی ہیں۔ جنہوں نے مسجدوں کو ویران کر کے قبروں پر سجدے کرنے اور مرادیں مانگنی شروع کر دی ہیں اور پیر پرستی میں اس قدر غلو سے کام لیا ہے کہ نئی نئی رسوم ایجاد کر لی ہیں۔ اور بجائے متوکل علی اللہ ہونے کے قبروں اور پیروں سے اولاد وغیرہ مانگنے اور طرح طرح کے چڑھاوے چڑھانے لگ گئے ہیں۔ کہیں گیارہویں کی بدرسم ادا کرتے ہیں۔ اور کسی جگہ عرس جیسی بدعت میں مبتلا ہیں۔ اور کہیں سالانہ عرس اور میلے ہوتے ہیں۔ جن کا شریعت اسلامیہ میں قطعاً ذکر نہیں ہے۔

---

(۱۱) یہود نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا اس لئے انکار کیا کہ ابھی تک ایلیاء آسمان سے نازل ہوتا ہمیں نظر نہیں آیا۔ ان کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ ایلیا سچ مچ آسمان پر زندہ اٹھا لیا گیا ہے اور اب تک زندہ ہے۔ جب تک وہ آسمان سے نازل نہ ہوگا۔ اس وقت تک وہ کہتے تھے کہ ہم حضرت عیسےٰ کو قبول نہیں کرینگے۔ حالانکہ وہ اس بات پر غلطی پر تھے

مسلمانوں میں بھی خدا کا مسیح اور مہدی آیا۔ تو انہوں نے یہ کہکر انکار کر دیا۔ کہ وہ ابن مریم جس کے آنے کا وعدہ ہم کو دیا گیا ہے آسمان سے نازل ہوگا۔ اور اس کو خدا نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا ہوا ہے۔ حالانکہ یہ عقیدہ قرآن و حدیث اور اقوال خلف وسلف اور عقل کے بالکل خلاف ہے۔

---

(۱۲) یہودیوں کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت موسےٰ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

اجماع الیھود ان لا نبیّ بعد موسیٰ علیہ السلام (مسلم الثبوت)

آجکل غیر احمدیوں کے تمام فرقوں کا اجماعی عقیدہ بھی یہی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور اس عقیدے پر وہ اسلام کی بنیاد رکھتے ہوئے اسلام کی بیخکنی کرتے ہیں۔ اور پھر یہود کیطرح باوجود یہ عقیدہ رکھنے کے پھر بھی حضرت عیسےٰ کے آسمان سے نازل ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔

---

(۱۳) یہود نے مسیح علیہ السلام کو صلیب پہ چڑھا کر یہ شور مچایا۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت ہوئے ہیں۔ اور تورات کی رو سے لعنت کی موت مرے ہیں۔ اور نبی نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ درحقیقت خدا نے ان کو صلیب کی موت سے بچا لیا۔ اور یہود کو تمام منصوبوں میں خائب و خاسر رکھا۔

مثیل مسیح کے ساتھ بھی مثیل یہود نے یہی سلوک کیا۔ اور ایک جھوٹا مقدمہ چلا کر پھانسی پر لٹکانے جانے کی ناکام کوشش کی۔ مگر ان کی تمام کوششیں رائیگاں گئیں۔ اور خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کی اس جھوٹی سازش کے شر سے محفوظ رکھا۔ لیکن باوجود ناکامی کے پھر بھی آج ایک اور ذریعے سے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کو عام لوگوں کی نظر میں "لعنت کی موت" ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یعنی کہتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ حضورؑ ہیضہ سے فوت ہوئے ہیں۔ جو خدا کا ایک عذاب اور لعنت ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط اور واقعات کے برعکس ہے۔ افسوس یہ لوگ جان بوجھ کر خود ایسی باتیں کرتے ہیں۔ جن سے انکا مثیل یہود ہونا ثابت ہو۔

---

(۱۴) حضرت مسیح علیہ السلام نے جب یہود کو انکی منشاء کے خلاف تعلیم دی۔ تو یہود نے ان پر کفر کے فتوے لگائے اور واجب القتل قرار دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کی جماعت کے ساتھ بھی مثیل یہود نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں "پھر جس طرح یہودیوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علماء نے حضرت عیسٰے پر فتویٰ تکفیر کا لگایا۔ اور ایک شریر فاضل یہودی نے وہ استفتاء تیار کیا۔ اور دوسرے فاضلوں نے اس پر فتویٰ دیا۔ یہاں تک کہ بیت المقدس کے صدہا عالم فاضل جو اکثر اہلحدیث تھے۔ انہوں نے حضرت عیسٰے پر تکفیر کی مہریں لگا دیں۔ یہی معاملہ مجھ سے ہوا۔ اور پھر جیسا کہ اس تکفیر کے بعد اون کو بہت ستایا گیا۔ سخت سخت گالیاں دی گئی تھیں۔ یہی صورت اس جگہ پیش آئی۔ گویا اٹھارہ سو برس کے بعد وہی عیسٰے پھر پیدا ہو گیا۔ اور وہی یہودی پھر پیدا ہو گئے"

(کشتی نوح صفحہ ۴۹ و ۵۰)

---

(۱۵) حضرت عیسٰےؑ کے زمانے کے یہود تورات کو چھوڑ کر کتب احادیث طالمود وغیرہ کی پیروی کرنے لگ گئے تھے۔ اور انہوں نے احادیث کو تورات پر مقدم ماننا شروع کر دیا تھا۔

موجودہ مسلمانوں کا اکثر حصہ بھی یہود کی طرح قرآن کریم کو چھوڑ کر احادیث کی طرف متوجہ ہے یہاں تک کہ بعض دفعہ احادیث کے حکم کو قرآن کریم پر مقدم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور قرآن کو حدیث کے مطابق کرنے کے لئے بجائے احادیث کا اصل مطلب سمجھنے کے قرآنی آیات کے غلط معنیٰ اور غلط تاویلیں کرتے ہیں۔

---

(۱۶) جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو یہود نے کہنا شروع کیا کہ نبی تو ہم میں سے آنا چاہیئے تھا۔ بنی اسمٰعیل میں سے کیوں آگیا۔ آج کل غیر احمدی اُن سے بھی دو قدم آگے نکل کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ یہ نبی ہم میں سے کیوں آگیا ہے۔ حالانکہ حدیث امامکم منکم اس کی تردید کر رہی ہے

والسلام

خاکسار۔ محمد صدیق امرتسری۔ "جامعہ"

نوٹس فاروق کی ششماہی اول ان خریداران کی ختم ہو گئی ہے جنکے نام جنوری سنہ گذشتہ سے فاروق جاری ہوا تھا۔ آئندہ ششماہی دوم کیلئے ضرور جولائی میں انکے نام وی پی کیا جائیگا۔ وصول فرمالیں۔ یا اطلاع دیں۔ کہ وی پی نہ کیا جائے۔ مینیجر

پیغامی مشن

دعویٰ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پیغام صلح!

(۱)

سنت اللہ اسی طور پر واقعہ ہے کہ جب وقت ظہر الفساد فی البر والبحر یعنی کامل تاریکی و ظلمت کا زمانہ ہوتا ہے اور ہر طرف گمراہی اور فساد ہی نظر آتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ اور وہ اپنے کسی نبی اور رسول کو دنیا میں بھیج دیتا ہے۔ تا خدا سے غافل اور گمراہ خلق کو صراط مستقیم کیطرف لائے۔ اور وہ نبی ان کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا جاتا ہے جیسا کہ قرآن مجید کے بہت سے مقامات سے عیاں ہے اور اسی لئے مبعوث کیا جاتا ہے۔ لیمیز اللہ الخبیث من الطیب تا طیب اور خبیث میں اسی دنیا میں ہی فرق کر کے دکھلا دیا جائے۔ لیکن جہاں یہ طیب اور خبیث میں فرق اس کی زندگی میں ہوتا ہے وہاں اس کی وفات کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ جیسا کہ ہر نبی کے زمانہ میں آپ مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جری اللہ فی حلل الانبیاء کا ظہور اس زمانہ میں ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی "بیعت کو مدار نجات ٹھہرا کر" (اربعین ۴) خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلا دیا۔ فسبحان اللہ

لیکن یہ فرق جہاں قدرت اول کے وقت میں کیا جاتا ہے۔ وہاں اس کی زندگی کے بعد بھی جب قدرت ثانیہ کا ظہور ہوتا ہے کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ آیت ما کان اللہ لیذر المؤمنین علیٰ ما انتم علیہ حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب کا ایک یہ بھی مفہوم ہے کہ دعویٰ ایمان کرنے والوں میں بھی جب خبیث اور طیب پیدا ہو جاتے ہیں۔ تو پھر ان میں بھی فرق کیا جاتا ہے۔ اور یہ فرق قدرت ثانیہ کے ظہور کے وقت ہوتا ہے۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت صفحہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی۔

اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا۔ ..... ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا۔ ..... ایسا ہی حضرت عیسٰے علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے۔ اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا"

برادران کرام! جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام منہاج نبوت پر تشریف لائے۔ اور مثیل مسیح بھی ہیں۔ تو ضرور تھا۔ کہ آپ کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوتا۔ کہ آپ کے بعد قدرت ثانیہ (خلافت) کے ظہور پر کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے۔ اور حضرت مسیحؑ کی طرح آپ کا کوئی جلیل القدر حواری بھی ارتداد اختیار کر لیتا۔ لیکن فرق یہ ہے۔ کہ پہلے مسیح کا غالباً کوئی مکاشفہ موجود نہیں۔ کہ وہ مرتد ہونے والا کون ہے۔ مگر مسیح موعودؑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا صریح مکاشفہ موجود ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں

"مولوی محمد علی صاحب کو رؤیا میں کہا۔

آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے

آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔" (البدر جلد ۳ ۱۔ ۲۹

صفحہ ۴) یکم اگست ۱۹۰۴ء (مولوی صاحب گرمیوں کے موسم کا ہی بہانہ بنا کر "لاہور" چلے گئے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ سے مکانی تعلق گرمیوں میں ہی آپ نے قطع کیا۔ کیونکہ بیٹا بھی باپ کی جگہ قرار دیا جاتا ہے۔ اور خلیفہ بھی نبی کے قائم مقام سمجھا جاتا ہے۔ محرر شریف) اور جن کے متعلق (اہل بیت) ان من ینقلب علے عقبیہ کے مصداق لوگوں نے فتنہ برپا کرنا تھا۔ وہاں ان کے متعلق جہاں آپ کی طرف سے یہ دعا مانگی اے میرے اہل بیت! خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے۔ (تذکرہ صفحہ ۶۸۰) ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا۔ کہ ان لوگوں کی شرارتیں بالکل نفس پرستی۔ ضد و عناد اور بغض پر مبنی ہونگی۔ وہاں یہ بھی فرمادیا۔ کہ آپکے اہل بیت میں کوئی شر نہیں ہوگا۔ جسے ساتھ ہی فرمایا انت منی وانا منک اور ساتھ ہی متعدد مرتبہ یہ بھی فرمایا۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ یعنی اہل بیت بالکل پاک ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی خوشخبری سنادی۔ کہ اہل بیت کی مخالفت کرکے کوئی شخص کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ "انی معلک ومع اھلک" (تذکرہ صفحہ ۶۷۶) اور نہ صرف مطلق ذات باری کی معیت ان کے ساتھ شامل ہوگی۔ بلکہ وہ بھی انک معی واھلک" صفحہ ۶۸۲ کے مصداق ہونگے۔

پس ان پیشگوئیوں کے ہوتے ہوئے ضرور تھا۔ کہ آپ کے اہل بیت پر طرح طرح کے الزامات لگائے جاتے۔ اور آپ کی مخالفت کی جاتی۔ اور آپکے خلاف شرارتیں کی جاتیں۔ جس سے اللہ تعالیٰ ان کو محفوظ رکھتا اور ان کو اسی طرح کامیابی عطا فرماتا۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انی معلک کا وعدہ کرکے کامیابی عطا کی۔

ناظرین کرام! سنت اللہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں یہ فرق قدرت ثانیہ میں کرکے دکھلادیا۔ کثرت قدرت ثانیہ کے ساتھ متعلق ہو کر مبائعین کی جماعت کہلائی۔ جس کا مرکز بمنشاء الٰہی و تائید ایزدی و مطابق وصیت حضرت مسیح موعودؑ قادیان دارالامان قرار پایا اور دوسرا قلیل گروہ جو بالفاظ خود ہماری جماعت تعداد کے لحاظ سے ہندوستان میں چیونٹی کی حیثیت رکھتی ہے" اس نے اپنی انجمن موسومہ بہ اشاعت اسلام کیلئے لاہور تجویز کیا جسے بیعت خلافت نہ کرنے کی وجہ سے غیر مبائعین کہا جاتا ہے۔

غیر مبائعین کا حضرت مسیح موعودؑ سے انحراف

غیر مبائعین کی اس "بابرکت مقام" اور رسول کے تخت گاہ سے روانگی اور بے تعلقی نے ان کو بالکل حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے تعلق کر دیا۔ چنانچہ آہستہ آہستہ آج یہ زمانہ ہے۔ کہ غیر مبائعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید اور تصدیق تو کیا کھلے طور پر آپ کی تردید کر رہے ہیں۔ اور وہ فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ جو آج سے قریباً پچاس سال قبل آپ کے اشد ترین دشمن علماء کرام سرانجام دیتے تھے۔ کبھی تو آپ کی صریح تردید کرتے ہیں۔ اور کبھی آپ کی تحریرات کو قطع و برید کرکے ان کا غلط مفہوم پیش کرکے اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔ جس کی مثال "پیغام صلح کا مسیح موعود" نمبر ہے۔ جو ۲۶ رمئی کو یوم وصال کی تقریب پر شائع کیا گیا ہے۔ اس میں دو مضامین کو خاص طور پر زیر بحث لایا گیا ہے۔ "مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشکر مسلمان ہیں" ہم بھی ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے آج ان مضامین پر بحث کرتے ہیں؛

دعویٰ نبوت اور غیر مبائعین

اس بات کی تردید کے لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نعوذ باللہ من ذالک نبوت کا دعوے نہیں کیا۔ دو مضامین خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب کا مضمون متعلق جہاد اور سید اختر حسین صاحب مبلغ غیر مبائعین کا مضمون کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ نبوت کیا اور غیر احمدیوں کے مسلمان ہونے کے متعلق مولوی دوست محمد صاحب کا مضمون ہے جو آئینہ احمدیت لکھنے کی وجہ سے پھولے نہیں سماتے۔ اور اپنے آپ کو تیس مار خان خیال کر بیٹھے ہیں۔ حالانکہ اس کے بالمقابل ہماری طرف سے مخالفوں کی کتب کے جوابات میں متعدد کتب شائع ہو چکی ہیں؛

چونکہ اختر حسین صاحب کا مضمون ذرا مفصل ہے۔ اس لئے ہم اس کو معرض بحث میں لائیں گے۔ لیکن قبل ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد بھی درج کرنا ضروری ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"وہ مسیح موعودؑ جو اسی امت میں سے ہوگا۔ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا۔ یعنی جس قدر اختلاف داخلی اور خارجی موجود ہیں۔ ان کو دور کرنے کے لئے خدا اسے بھیجیگا۔ اور وہی عقیدہ سچا ہوگا جس پر وہ قائم کیا جائے گا۔ کیونکہ خدا اسے راستی پر قائم کریگا۔ اور جو کچھ کہیگا بصیرت سے کہیگا۔ اور کسی فرقہ کا حق نہیں ہوگا۔ کہ اپنے عقیدہ کے اختلاف کی وجہ سے اس سے بحث کرے۔" حقیقۃ الوحی صفحہ نیز فرماتے ہیں

"جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک منازعہ کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ وہ میری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں۔ عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔"

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۴)

(۲)

نبی اور شریعت

سب سے بڑی دلیل جو غیر مبائعین کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جس قدر بھی انبیاء دنیا میں آئے۔ تمام کو اللہ تعالےٰ نے کتاب۔ یعنی ایک مجموعہ قوانین عطا فرمایا۔ قرآن مجید کی آیت کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین وانزل معھم الکتاب کا بھی یہی منشاء ہے۔" (پیغام صہ ۱۳)

چونکہ نبی کی بعثت کا مقصد از روئے قرآن کریم احکام جدید لانا یا کچھ ترمیم و تنسیخ کرنا ہے۔ اور اس محفوظ اور مکمل کتاب میں (قرآن) ترمیم یا تنسیخ کی گنجائش ہی نہیں۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا ہی بے معنی ہے۔ آپ ہی خاتم النبیین یا آخری نبی ہیں۔" (صہ ۱۳)

یہ ہے وہ مایہ ناز دلیل جو مولوی محمد علی صاحب اور اختر حسین صاحب اور باقی دیگر مضامین نگاروں نے دی ہے۔ حالانکہ غیر مبائعین کی طرف سے اس دلیل کا پیش ہونا ان کی جہالت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ یہ بات ہی بالکل غلط ہے۔ کہ نبی کے آنے کا مقصد شریعت لانا ہی ہے۔

؎ آیت استدلال کے لئے پیش کی گئی ہے۔ اس میں انزل معھم الکتاب کے الفاظ کو دیکھ کر غیر مبائعین نے سمجھا کہ اس کے معنی ہیں کہ ہر نبی کتاب یعنی شریعت لاتا ہے۔ حالانکہ جب یہ معنی ایک صریح آیت کے خلاف ہیں۔ جو نیچے درج کی جائے گی۔ تو کس طرح یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کے معنی ہیں کہ ہر نبی شریعت لیکر آیا کرتا ہے۔ اور پھر کتاب کے معنی صرف شریعت یا مجموعہ قوانین کرنا بھی ایک بے ہودگی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید سورۃ بقرہ رکوع ۱۳ پ۱ میں فرماتا ہے۔ نبذ فریق منھم کتاب اللہ وراء ظھورھم یعنی یہودیوں میں سے ایک فریق نے اللہ کی کتاب کو اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیا۔ اب کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ کتاب الٰہی پیٹھ پر باندھ کر پھرتے تھے۔ بلکہ یہاں کتاب سے مراد عمل کتاب ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان الذین اوتوا الکتاب یعلمون انہ الحق من ربھم (بقرہ ع ۱۷ پ۲) اب اس کے غیر مبائعین کے نزدیک کیا یہ معنی ہیں۔ کہ جن لوگوں کو ہم نے شریعت دی نہیں بلکہ کتاب کے معنی یہاں علم کتاب ہیں۔

پس جب اس بات کے لئے آیت انزلنا التورٰۃ فیھا ھدی ونور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا (مائدہ رکوع ۷) نص صریح موجود ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل ہوئی۔ اور باقی جس قدر انبیاء آئے وہ اسی توریت پر عمل کرتے رہے۔ اور اسی شریعت کو ہی نافذ کرتے رہے اور نئی شریعت نہ لاتے رہے۔ تو پھر غیر مبائعین کی یہ کس قدر دیدہ دلیری ہے۔ کہ قرآن کے صریح خلاف معنی کر رہے ہیں۔

پس صحیح معنی اس آیت کے یہ ہیں۔ کہ جو انبیاء آتے ہیں۔ اگر وہ شریعت لانے والے ہوں۔ تو تب بھی وہ اپنی لائی ہوئی شریعت کا علم رکھتے ہیں۔ اور خود اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو اس کا علم عطا کرتے ہیں اور یہ علم ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا جاتا ہے جس کی تائید لا یمسہ الا المطھرون کرتی ہے۔ یعنی ان کو وہ حقائق و معارف اللہ تعالےٰ کی طرف دیئے جاتے ہیں۔ جو دوسروں کو عطاء نہیں ہوئے۔ اور ان کا یہ علم علم لدنی ہوتا ہے۔ دنیا سے یہ نہیں مل سکتا۔ کیونکہ ایسی تفسیریں موجود ہوتی ہیں۔ کہ ان کے ہوتے ہوئے کتاب کو کتاب اللہ نہیں کہا جا سکتا۔ جیسے قرآن شریف حضرت اقدسؑ کے ظہور سے پہلے اس کی علماء کی تشریحات و تفسیرات کو اگر مدنظر رکھا جائے۔ تو اسے کتاب اللہ نہ کہا جا سکتا تھا۔ اور حضورؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب اللہ یعنی قرآن شریف عطاء ہوا۔ کہ آپ نے ہی اس کی حقیقت کو دنیا پر واضح کیا۔ پس موجودہ قرآن حضورؑ کی معرفت ہمیں ملا ہے۔ پس مختصراً یہ کہ آیت مندرجہ بالا کے معنی میں کتاب کا لفظ بمعنی علم کتاب ہے بس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور شریعت

ایک طرف غیر مبائعین کی یہ عبارت مدنظر رکھی جائے اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو حکم" ہیں فیصلہ کرایا جائے۔ تو اگر فیصلہ غیر مبائعین کے حق میں ہو تو ہمیں اس سے کوئی انکار نہیں۔ غیر مبائعین کا دعویٰ ہے۔ کہ نبی وہ ہوتا ہے۔ جو شریعت لائے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے اور نبی ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی میں مشترک ہے یعنی عبرانی میں اسی لفظ کو نابی کہتے ہیں۔ اور یہ لفظ نبا سے مشتق ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کرنا۔ اور نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

نیز فرماتے ہیں۔

"نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صہ ۱۳۸)

ناظرین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح صاف طور پر فرما دیا ہے کہ "نبی کیلئے شارع ہونا شرط نہیں" اور شریعت کا لانا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے لئے ضروری نہیں۔" پس اب آپ ہی انصاف فرمائیں۔ کہ کیا غیر مبایعین حضرت مسیح موعودؑ کے صریح خلاف لکھ رہے ہیں۔ یا نہیں۔ اور کیا صریح طور پر حضرت اقدس کی تکذیب کا حق ادا کر رہے ہیں یا نہیں۔ کیا آپ نے کبھی غور کیا۔ کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ غیر مبایعین من ینقلب علی عقبیہ کے مصداق ہو چکے ہیں۔

ایک الزامی جواب

غیر مبایعین کے نزدیک نبی وہ ہوتا ہے۔ جو کتاب یعنی شریعت لائے۔ اگر کوئی مدعی شریعت نہ لائے۔ تو اس کا نام نبی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ محدث یا ولی ہوتا ہے۔ اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام شریعت نہیں لائے لہذا آپ کا نام نبی نہیں رکھا جا سکتا لیکن اگر دیکھا جائے۔ تو اس نبی کی تعریف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی یقیناً نبی قرار پاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت اقدسؑ کی مندرجہ ذیل عبارت سے عیاں ہو رہا ہے "یہ بھی تو سمجھو۔ کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے۔ اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم ذٰلک ازکیٰ لھم۔ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے۔ اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ اور اس پر ۲۳ برس کی مدت بھی گذر گئی۔ اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں۔ اور نہی بھی۔ اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے۔ جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم و موسیٰ۔ یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہو۔ تو یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا۔ تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی۔" (اربعین ۴ صفحہ)

پس اے غیر مبائعین حضرات! کیا اب بھی آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت میں شک کر سکتے ہیں یا آپ کو نبی کہنے سے بچ سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ آپ نبی ہیں۔ جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں۔

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔"

(آخری مکتوب مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

حضرت مسیح موعودؑ اور دعویٰ محدثیت

پیغام صلح کے اس مضمون میں اس امر پر بھی خاص زور دیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ محدثیت کا تھا اور اس کے لئے ازالہ اوہام صفحہ ۴۲۱ سے یہ عبارت پیش کی گئی ہے "نبوت کا دعویٰ نہیں۔ بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے" نیز آئینہ کمالات اسلام سے ایک عبارت پیش کی گئی ہے۔ لیکن غیر مبائعین کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آپ کو محدث ہی کہتے تھے۔ اور اپنا نام نبی نہیں رکھتے تھے۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر انکشاف تام ۱۹۰۱ء میں کر دیا۔ کہ آپ محدث نہیں بلکہ نبی ہیں۔ تو آپ نے اس لفظ کا استعمال ترک کر دیا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی آپ کے لئے لفظ محدث استعمال کرے۔ تو اس کو تنبیہ کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں

"اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ اس کو کس نام سے پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہئے۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں۔ مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے" ایک غلطی کا ازالہ۔

پس اگر اس صریح ارشاد عالیہ کے باوجود بھی غیر مبائعین آپ کو محدث کہیں۔ حالانکہ اس تحریر کے بعد حضور نے کسی جگہ بھی اپنے لئے محدث کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ تو پھر سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ غیر مبائعین کا قدم حضورؑ کے قدم کے خلاف ہے۔ اور اس کے لئے حضورؑ کا فتویٰ شروع میں گزر چکا ہے۔

دوسری دلیل کی تردید

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے خلاف مندرجہ ذیل دلیل بھی پیش کی گئی ہے۔

"یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھدًا و مبشرًا و نذیرًا و داعیًا الی اللہ باذنہ و سراجًا منیرًا۔ جس کا یہی مطلب ہے کہ آنحضرت صلعم وہ سورج ہیں۔ جن کی موجودگی میں کسی اور چیز سے روشنی لینے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر نبوت محمدیہ کا آفتاب عالمتاب دنیا سے غروب ہو جائے تو بیشک ضرورت پڑیگی۔ لیکن اس کا غروب ہونا انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کے ماتحت ناممکن ہے۔ اس لئے آنحضرتؐ کے بعد نہ تو کوئی نیا نبی آ سکتا ہے نہ پرانا۔" صفحہ ۱۳

یہ ہے وہ غیر مبایعین کی دوسری من گھڑت دلیل۔ جس سے حضورؐ کے بعد دروازہ نبوت مسدود قرار دیا جاتا ہے۔

ناظرین کرام! غور فرمائیں۔ کہ کیا یہ دلیل صحیح اور حضرت مسیح موعودؑ کے فرمودہ کے مطابق ہے۔ ہرگز نہیں حضورؑ نے صاف طور پر چشمہ مسیحی اور اپنی دیگر تصانیف میں اس امر کو واضح کیا ہے۔ کہ سراج منیر کے معنی ہیں ایسا چراغ جس سے دوسرے چراغ منور کئے جا سکیں اور آپ کا وجود فیض رسان ہے۔ کسی قسم کا فیض دینے سے قاصر اور عاجز نہیں۔ اب اگر کوئی چراغ روشن ہو سکتا ہے۔ تو حضورؐ کے وجود باجود سے۔ مگر غیر مبائعین ہیں۔ کہ صریح آپ کے خلاف جا رہے ہیں۔

ہاں اگر غیر مبایعین کی اس دلیل کو ہر جگہ جاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر دیا جائے۔ تو کیا ضرورت ہے۔ کسی کو مولوی محمد علی صاحب کے پیچھے لگنے کی اور کیا ضرورت ہے۔ کسی کو احمدی ہونے کی۔ کیا آنحضرت صلعم کا وجود کافی نہیں۔ آپ کی روشنی کافی نہیں۔ اور کیا ضرورت ہے مجددین کی۔ اور کیا ضرورت ہے خلفاء کی۔ اور کیا ضرورت اولیاء کی اور محدثین کی۔ اور کیا ضرورت ہے مسیح موعودؑ کی۔ کیا حضور رسول مقبول صلعم کا وجود کافی نہیں۔ اور کیا بقول پیغام صلح "جس طرح تاریکی کے بعد آفتاب طلوع ہونے کے ساتھ ہی چاند ستاروں یا بجلی کے قمقموں کی احتیاج نہیں رہتی" تو یہ سب اولیاء مجددین۔ محدثین اور خلفاء بالکل نعوذ باللہ

کاذب) جھوٹے اور مفتری تھے۔ یا یہ حدیثیں غلط تھیں۔ اور یا یہ پیغام صلح کی دلیل محض فضول اور ہذیان ہے۔ جو سراسر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کیلئے پیش کی گئی ہے۔

برادران کرام مندرجہ چند باتوں سے آپ پر واضح ہو گیا ہو گا۔ کہ غیر مبائعین حضورؑ کی پیشگوئی "اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں" کے مصداق ہو چکے ہیں۔

فقط والسلام

(باقی آئندہ)

(خاکسار۔ چوہدری محمد شریف مولوی فاضل)

خاوند کی جائداد کو اڑا لے جانا اور ان کے کنبہ والوں کا ان سے جھگڑا کرنا **تیسرا** بہت سے اچھے خاندانوں کا نام و نشان مٹ کر ان کی جائداد کا برباد ہونا **چوتھا** پتی برت (پتی برت سے خاوند کی حلف اور استری برت سے زوجہ کی حلف مراد ہے۔ مکرر دواہ سے یہ حلف ٹوٹ جاتی ہے۔ کیونکہ دونوں نے بیاہ کے وقت پرمیشور کو حاضر ناظر جان کر قسمیہ عہد کیا تھا۔ کہ اپنی حین حیات تک کسی دوسرے کے ساتھ بیاہ نہیں کرینگے۔) اور استری برت دھرموں کا برباد ہونا (اس قسم کے تعصبوں کے سبب دوجوں (آریوں) میں پنر دواہ یا ایک سے زیادہ دواہ کبھی نہ ہونے چاہئیں۔" (ستیارتھ پرکاش ص ۱۸۸)

دیانندی مشن

اسلام افضل ہے یا ویدک دھرم

(۲)

جناب دیانند جی یہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ پنر دواہ از روئے ویدک دھرم ناجائز ہے۔ اور پنر دواہ سے بڑا نقصان ہوتا ہے۔ تو باوجود ان احکام کے آریہ سماج کا پنر دواہ پر آمادہ ہونا ثابت کرتا ہے۔ کہ اسلام ہی افضل ہے اور ویدک دھرم اسلام کے مقابلے میں ایک نکمی شے ہے۔ آپ کا یہ کہنا کہ آپ نے جو کچھ آریہ سماج کی بابت لکھا۔ وہ لکھنے سے پہلے جو شادی کی بابت آریہ سماج کی اور شکشائیں ہیں انہیں بھی سمجھ لینا چاہیئے تھا۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ ہم نے بفضل خداوند کریم آریہ سماج کے ہر ایک سدھانت کو خوب سمجھ لیا ہے۔ اگر شک ہو۔ تو ہم ہر وقت آریہ سماج کے ہر ایک من گھڑت عقیدے کو ویدک ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر تمہارے اندر ذرہ بھی حیا اور شرم کا مادہ ہے۔ تو میرے چیلنج کو قبول کر لو۔ یا کم از کم میرے اس مضمون کا جواب ہی تحریر کر دکھاؤ۔ پھر تم کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ تم کتنے پانی میں ہو۔ اور کہاں تک آریہ سدھانتوں سے واقف ہو۔ لو غور سے پڑھو۔ دیانندی جی پنر دواہ کے متعلق یہ کہتے ہیں۔

"دو دوجوں میں عورت اور مرد کا ایک ہی بار بیاہ ہونا وید آدی شاستروں میں لکھا ہے دوسری بار نہیں۔" (ستیارتھ پرکاش باب ۴ ص ۱۹۳)

سوال - پنر دواہ میں کیا نقص ہے۔ جواب **پہلا** عورت و مرد میں محبت کا کم ہونا۔ کیونکہ جب چاہے مرد کو عورت اور عورت کو مرد چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ تعلق پیدا کر لیں گے۔ **دوسرا** عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یا مرد اپنی عورت کے مرنے کے پیچھے دوسرا بیاہ کرنا چاہیں۔ تب پہلی عورت کی یا پہلے

باوجود ان صریح احکامات کے آریہ سماج کا پنر دواہ (نکاح ثانی) کو جائز قرار دینا اور ویدوں سے جواز کا فتویٰ دینا کہاں تک درست ہو سکتا ہے؟ کیا آریہ سماجی مکار ہیں؟ جو دیانند جی کے خلاف چل رہے ہیں۔ چنانچہ آریوں کو یہ تسلیم کرنا پڑا۔ کہ "دوھوا دواہ نہ کرنے پر ناراض ہونا اس کی نندا کرنا ہندو قوم کی کمزوری کا ایک باعث ہے۔" آریہ گزٹ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۱ء ص ۳ ک ۳ دوسرے الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ دیانند جی نے دوھوا دواہ کی مخالفت کر کے ہندو قوم کو تباہ کر دیا ہے۔ اس لئے اس سے بچنا ضروری و لابدی ہے۔ اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ دیانندی خود ہی دیانندی سدھانتوں سے بیزار ہو کر ان کو تلانجلی دے رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو "آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ دیانند کے چیلے دیانند کے مشن کے دپریت جا رہے ہیں۔ وہ اپنی اس کمزوری کو بھی فتح ہی خیال کر رہے ہیں۔ اور یہی الاپ رہے ہیں۔ کہ آریہ سماج روز افزوں ترقی پر ہے۔" آریہ ویر ۲۶ دسمبر ۱۹۲۹ء ص ۱۰ جب میں آریہ پنڈتوں کی ان تحریروں کو پڑھتا ہوں۔ اور ساتھ ہی آریہ سدھانتوں کی افضلیت کی رٹ لگاتے ہوئے آریہ پنڈتوں کو دیکھتا ہوں۔ تو عجب لطف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھاتا ہوں۔ اور دل میں یہ خیال کرتا ہوں کہ دیانندی عجیب دماغ والے ہیں۔ یا دیوانے اور پاگل ہیں۔ اس لئے آریوں کو چاہیئے۔ کہ سب سے پہلے خود عملی نمونہ سے ویدک دھرم کا افضل ہونا ثابت کریں۔ زبانی رٹ لگانے سے کچھ نہ بنے گا۔

تم نے جو اپدیش منجری صفحہ ۱۳۶ کا حوالہ دیا ہے وہ مجھے اردو کی اپدیش منجری کے صفحہ ۱۳۶ پر نہیں ملا۔ جب تم درست حوالہ دو گے۔ تو اس پر بھی وچار کیا جائیگا۔

کاکا مین:۔ "آگے چل کر آپ کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں نکاح کے وقت دیکھا جاتا ہے۔ کہ آیا لڑکا یا لڑکی نیک ہیں کہ نہیں۔ لیکن ویدک دھرم میں ذات پات کا خیال رکھا جاتا ہے۔ آپ غلطی پر ہیں"

احمدی شرما۔ مہاشہ جی مجھے آپ کی تحریر پڑھ کر آپ کی عقل پر بڑا افسوس آتا ہے۔ آپ کا لکھ پڑھ کر یہ پرتیت ہوتا ہے۔ کہ آپ لٹھ لے کر عقل کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ منشوں کی اتی ملیہ سنپتی وید کا ایک بھی منتر پیش نہ کیا۔ اور منوسمرتی کے دو حوالے نقل کر دیئے۔ اور وہ بھی آپ کا پکش ثابت نہ کر سکے۔ بلکہ میں بتاتا ہوں۔ کہ ان کا مطلب ہی ذات پات سدھ کرتا ہے۔ کنیا اپنے جیسے پتی کو پراپت ہو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ براہمن کی شادی براہمنی سے ہو۔ ویش کی ویشیہ سے اور ملاحظہ ہو۔ "شودر صرف اپنی ذات کی لڑکی سے اور ویشیہ اپنی ذات اور شودر کی لڑکی سے اور کھشتری اپنی ذات اور ویشیہ اور شودر کی لڑکی سے اور براہمن چاروں ذات کی لڑکی سے وواہ کر سکتا ہے"

منو ۳-۱۳ "جو ذات ہی میں براہمن اور براہمن کا کرم کچھ بھی نہیں کرتا۔ اور مورکھ ہو یعنی جاہل ہو تو بھی وہ راجہ کو دھرم کا اپدیش کر سکتا ہے۔ اور شودر کیسا ہی ہو یعنی اگر پڑھا ہوا بھی ہو۔ وہ اپدیش نہیں کر سکتا" (منو ۸-۲۰) دیانندی یہ کہتے ہیں کہ عالم کو براہمن اور جاہل کو شودر کہتے ہیں۔ لیکن مذکورہ بالا شلوک سے یہ صاف ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ دیانندی غلطی خوردہ ہیں۔ اور ویدک دھرم کے کٹر شتروہیں۔ اور ملاحظہ ہو "مورکھ براہمن کو بھوجن وغیرہ دینے سے دوچند ملتا ہے" منو ۷-۸۶

اگر براہمن کوئی پدوی ہوتی۔ جیسے دیانندی کہتے ہیں۔ تو منوجی مہاراج ہرگز ہرگز مورکھ کو براہمن نہ بتاتے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ از روئے ویدک دھرم شادی صرف ذات پات کی بنا پر کی جاتی ہے اگر براہمن علمیت کی پدوی ہوتی۔ جیسے آجکل میٹرک۔ ایف اے۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے وغیرہ وغیرہ پدویاں ملتی ہیں۔ لیکن کسی جاہل کو کوئی ایم۔ اے نہیں کہتا۔ کسی مورکھ کو کوئی بی۔ اے نہیں بتاتا۔ مگر منوجی مورکھ کو بھی براہمن ہی بتلاتے ہیں۔ لہذا ثابت ہوا۔ کہ منوجی جنم سے ورن کو مانتے ہیں نہ کہ کرم سے ؎

میری دل کو دیکھ کر میری وفاء کو دیکھکر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

کاکا مین:۔ "پانچویں وشیشتا! عورتوں کے حقوق کے متعلق آپ فرماتی ہے (نقل مطابق اصل) اس وشہ میں آپ کی آگاہی کے لئے بتا دوں جو روپیہ استری اپنے ماں باپ کے گھر سے لاتی ہے۔ اسے استری دھن کہتے ہیں۔ اس پر عورت کا پورا حق ہوتا ہے۔ وہ قانوناً اس کی مالک ہے۔ باقی آپ نے جو کہا کہ عورتوں پر اتیاچار ہوتے ہیں۔ ان کو تاڑنا کی جاتی ہے۔ یہ گرے ہوئے زمانہ کی باتیں ہیں۔ ویدک دھرم تو کہتا ہے۔ جہاں عورتوں کی پوجا ہوتی ہے وہاں دیوتا وسن کرتے ہیں۔ جہاں ان کی پوجا نہیں ہوتی۔ وہاں سب کام نشپھل جاتے ہیں"

احمدی شرما۔ مہاشہ جی آپ تو وید وید کی رٹ ہر وقت لگاتے رہتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اب آپ وید کا نام بھی بھول گئے ہیں۔ اور ہر وقت منو سمرتی ہی یاد رہتی ہے۔ اس میں کیا بھید ہے۔ کیا ویدوں کا نامکمل ہونا تو اس سے ظاہر نہیں ہوتا اگر منوسمرتی نہ ہوتی تو ویدک دھرم کی تو ٹٹیا ہی ڈوب جاتی۔ اور آپ جیسے دھورت اور پاکھنڈی پنڈتوں کی پانچوں انگلیاں کڑاہی میں اور سر دیگچی میں ہوتا تمہارے لئے یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ دعویٰ تو یہ کرتے ہو کہ ویدک دھرم مکمل ہے۔ مگر یہ دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ آپ کے پاس اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے کوئی ویدک منتر نہیں۔

لیجئے میں آپ کی تسلی کر دیتا ہوں۔ کہ منو جی مہاراج کے نزدیک عورتوں کی پوجا کا کیا مطلب ہے۔ غور سے پڑھو "سب سنسکار عورتوں کے بلا ذریعہ منتر کے کرنا چاہیئے" منو ۲-۶۶۔ "عورتوں کے سنسکار بغیر منتروں کے ہونے چاہئیں۔ کیونکہ استریوں کے واسطے اندری اور منتر کا ادھیکار نہیں اور جھوٹ بولنا عورتوں کا ذاتی خاصہ ہے" (منو ۹-۱۷) "اپنشدوں کی شرتیوں اور ویدوں میں بہت جگہ استریوں کے درگن (یعنی نالائقیوں کا) ذکر ہے" (منو ۹/۱۸) "استریوں کا دھن نہیں ہے" (منو ۹-۱۹۷) "استری فروخت کرنے سے استری کے دھرم سے علیحدہ نہیں ہوتی" (منو ۹-۴۵) منوجی مہاراج کے نزدیک عورتوں کی یہ پوجا ہے۔ جو میں اوپر ذکر کر آیا ہوں۔ اگر اس سے آپ کی تسلی نہ ہوئی تو میں انشاء اللہ تعالیٰ اور بھی خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں۔

آپ کا یہ کہنا بھی غلط ہے۔ کہ ماں باپ سے حاصل شدہ دھن استری کا ہوتا ہے۔ اور قانوناً وہ اس کی مالک ہے۔ اگر یہ درست ہوتا۔ تو رائے صاحب ہربلاس شاردا اسمبلی میں کیوں عورتوں کے حق کے لئے بل پیش کیا ہے۔ جس کے متعلق پرکاش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوں تحریر کرتا ہے "موجودہ قانون میں ہندو بدھوا (بیوہ) کا اپنے پتی کی جائداد پر کوئی ادھیکار نہیں پتی کی موجودگی میں وہ اس کی ساری جائداد کی مالک ہے۔ لیکن اس کی مرتیو کی بعد اس کا گھر کی جائداد پر کوئی ادھیکار نہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کا ترسکار ہوتا ہے۔ اسے روٹی کپڑے کے لئے بھی دوسروں کا دست نگر ہونا پڑتا ہے۔ اور اسی ترسکار کا پریتام ہے۔ کہ آخر بعض حالتوں میں انہیں عصمت اور دھرم کو بھی جواب دینا پڑتا ہے" (پرکاش لاہور ۷ رفروری ۱۹۳۲ء صفحہ ۸ کالم ۲)

اس کے بعد میں یہ بتاتا ہوں۔ کہ عورتوں نے ہندو دھرم کو کیا سمجھا ہے۔ اور اب وہ کس حد تک ہندو دھرم سے متنفر ہو چکی ہیں۔ شاستری جی "پھر یہ تم جانتی ہو۔ شاستروں میں کیا لکھا ہے۔ پر یہ تم نے ابھی تک پتی برت دھرم نہیں سیکھا۔ للتا (شاستری جی کی دھرم پتنی) بس بس چپ رہو۔ اپنے اس بناوٹی دھرم کو دیا سلائی لگا دو۔ جس نے میرا جیون نشٹ کر دیا ہے۔ جاؤ دیدی تمہیں کچھ شرم ہے تو اپنے اس ناپاک دھرم کے ساتھ جل مرو" (ابلاغ لاہور ۲۴ رنومبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۹ کالم ۱)

اور سنو! میں حیران ہوں۔ ہمارے دھرم شاستروں نے بھی جان بوجھ کر استری جاتی کو کیوں اتنا نیچا رکھا ہے۔ استری کا اعتبار نہ کرو۔ اس کی ہمیشہ تاڑنا کرو۔ تلسی داس جی مہاراج جیسے بھگت نے بھی لکھ دیا۔ ڈھول گنوار پشو اور ناری یہ سب تاڑن کے ادھیکاری ڈھولی گنوار پشو اور ناری تڑا تڑ پڑتی ہی رہیں۔ تو یہ سیدھے رہتے ہیں۔ اور ہندوستان میں آج بھی اس کی کمی نہیں۔ دکھی عورتوں کے واسطے دھرم شاستر اور قانون میں کوئی علاج نہیں ہے۔ وہ نہ پتا کی جائداد میں حقدار ہے۔ نہ ہی پتی کی جائداد میں پتا نے ہاتھ پکڑ کر دوسرے کے حوالے کر دیا۔ وہاں بھی جا کر دھکے ہی کھائے۔ اس کو بھی ادھیکار ہے جہاں چاہے دھکیل دے۔ تیرتھ میں دان کر دے۔ تو بھی اس کی مرضی مارے پیٹے۔ ذرا روٹی میں دیر ہو جانے پر بھی جوتے لگا دے۔ سب اس کو اختیار ہیں۔ لڑکی کو بھیڑ بکری کی طرح بیچا جاتا ہے۔ لالچی پتا تھوڑے دھن کے لالچ سے کنجروں کی طرح اپنی لڑکیوں کا سودا کرتے ہیں" (اخبار پرتاپ لاہور ۲۸ ردسمبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۵ و ۷)

کچھ اور سنو! جب میں ہندو گرنتھوں کو دیکھتی ہوں تو وہاں استری کو نیچ۔ پاپ کی مورتی بہت گندی۔ جھوٹی اور ناقابل اعتبار ٹھہرایا گیا ہے۔ کتنے ہی لائق شعرا نے عورتوں کی توہین کرنے میں اپنا قلم توڑ دیا ہے۔ استری کو جھگڑے کی پتلی۔ غلاظت کی کوٹھڑی۔ متعدی بیماری زہریلی اور خطرناک سانپنی۔ رات میں ڈاکنی۔ دن میں شیطان کی شہزادی وغیرہ وغیرہ۔ تشبیہات رنگا رنگ سے یاد کیا ہے۔ پرمان کے لئے مندرجہ ذیل سنسکرت کے شلوکوں کے مطلب دینا کافی ہوگا۔ "استریوں سے خبردار رہو۔ ان کا کبھی بھروسہ مت کرو۔ استریاں ظالم اور دغاباز ہوتی ہیں۔ استری مرد کے لئے نرک کا باعث ہوتی ہے۔ استری روپی جنتر کو دھرم کا ناش کرنے کے لئے کس نے بنایا ہے۔ اگر ہزار زبان والا اور سو برس کی عمر والا آدمی اپنا سارا کام کاج چھوڑ کر عورتوں کے عیب بیان کرنے لگے۔ تو شاید ہی وہ پورا کر سکے۔ دھنکار ہے ایسی سماج کو جس میں ایسے پاپ ہوتے ہیں" (آریہ گزٹ لاہور ۳۰ رنومبر ۱۹۳۰ء) اس قسم کے اور بھی بہت سے حوالہ جات ہیں۔ لیکن طوالت کے ڈر سے فی الحال ملتوی رکھتا ہوں۔ اور بوقت ضرورت انکو پھر کبھی ظاہر کر دوں گا۔ (فتح محمد احمدی شرما از کراچی)

مسوڑوں کا خون زہریلا سانپ ہے

پائیریا کی بیماری کی ابتدا مسوڑوں کے خون سے شروع ہوتی ہے۔ مسوڑوں میں ورم ہو جاتا ہے۔ پیپ پڑ جاتی ہے۔ دانتوں کی جڑیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ دانت عمر سے پہلے منہ سے گر جاتے ہیں۔ تمام جسم کی خوبصورتی جاتی رہتی ہے۔ انسان سینکڑوں امراض کا شکار ہوا رہتا ہے

قوت ہاضمہ کمزور۔ قوت مردانہ میں کمی آ جاتی ہے۔ اس موذی مرض کو رفع کرنے کیلئے پائیرس پوڈر نمبر ۱ جو چالیس ادویات کا مرکب ہے۔ پائیرس پوڈر نمبر ۲ جو گذشتہ شدہ ادویات کا مرکب ہے۔ پائیرس لوشن جو مسوڑوں کو مضبوط کرنے اور تمام فاضلہ رطوبتوں کو ہذف کرنے پائیریا کے جراثیم کو ہلاک کرنے میں اکسیر ہے استعمال کریں۔ ہر سہ کی مجموعی قیمت ۱۴ عہ ہے۔

نوٹ۔ دائمی زکام۔ کھانسی۔ نزلہ۔ سینہ کمزوری کی دوائی بلا قیمت دی جاتی ہے۔ صرف وی پی کا خرچ ۴ر یا ۵ر ہوگا۔ ۲۱ روز کیلئے دوائی روانہ کر دی جاویگی۔

(خاکسار۔ فقیر احمد خان احمدی حکیم حاذق ماہر امراض دندان جالندھر چھاؤنی پنجاب)

بیاض نور الدین رضؓ

وہ صحیح اور اصلی نسخہ۔ جو حضرت قبلہ مولوی حکیم نور الدین صاحب نے اپنی زندگی میں اپنی زبان سے مجھے لکھوایا اور اپنے قلم سے اُس کو صحیح کیا۔ اور خاکسار نے اُس کو تکمیل کو پہنچایا مکمل ہر دو حصہ قیمت پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ اسکے علاوہ کشتہ طلاء جسمانی کمزوریوں کیلئے تیر بہدف ہے۔

سُرمہ نور العین

آنکھوں کیلئے بے نظیر چیز ہے ہر مرض ہر موسم ہر حالت میں دونوں چیزیں لاجواب ہیں۔

خاکسار کے متعلق حضرت حکیم الامت کی رائے میں تصدیق کرتا ہوں کہ فضل الرحمٰن میری تجارب سے واقف اور خوب واقف ہے۔ بعض خطرناک بیماریوں دِق۔ سل۔ نفس الدم میں اس نے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا۔

میں امید کرتا ہوں کہ اگر یہ تقویٰ سے کام لے گا۔ تو اس کو خود بھی اور لوگوں کو نفع پہونچے گا۔ الٰہی میرا یہ گمان سچ ہو۔

(نور الدین) رضؓ

خاکسار فضل الرحمٰن مفتی قادیان دارالامان گورداسپور

(فضل الرحمٰن مفتی قادیان سے شائع کیا)